ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے اپنے آباءؑ سے روایت کیا کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں کون ہے جو تمام عمر روزہ رکھتا ہو؟ سلمان نے کہا: میں ہوں یا رسولؐ اللہ۔ پھر فرمایا: تم میں کون ہے جو ہمیشہ سے شب زندہ دار (راتوں کو جاگ کر عبادت کرتا) ہے؟ سلمان نے کہا: میں ہوں یا رسولؐ اللہ ۔ پھر فرمایا: تم میں سے کون ہے جو ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہو سلمان نے عرض کیا میں ہوں یا رسولؐ اللہ۔

ایک صحابی نے اس بات پر غصہ کیا اور کہا یا رسولؐ اللہ یہ سلمان جو فارسی (عجمی) ہے چاہتا ہے کہ ہم قریشیوں پر فخر کرے (جب) آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کون ہے جو اپنی عمر بھر کا روزہ رکھے ہوتے ہیں میں نے اسے (سلمان) کو اکثر دن کے وقت دیکھا کہ روزے سے نہ تھا کھانا کھاتا تھا

(جب) آپؐ نے فرمایا تم میں کون ہے جو عمر بھر شب زندہ دار ہے، میں نے اسے اکثر دیکھا کہ راتوں کو سویا ہوتا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا تم میں کون ہے جو ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہے جبکہ میں نے اکثر دیکھا کہ اس نے دن میں تلاوت نہیں کی۔

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ تمہیں کیا معلوم کہ لقمان حکیم کی منزلت کیا ہے۔ سلمان کہ مثال لقمان جیسی ہے۔ تم اپنے سوالات خود سلمان سے پوچھ لو۔ اُس شخص نے سلمان سے کہا اے ابو عبداللہ! کیا تم نے نہیں کہا کہ تم عمر بھر سے روزہ رکھے ہوئے ہو۔ جنابِ سلمان نے فرمایا: درست ہے مگر جس طرح تو نے گمان کیا ہے ویسے نہیں میں ہر ماہ تین دن روزہ رکھتا ہوں اور خدا نے فرمایا ہے: جو کوئی ایک نیکی کرتا ہے میں اُس کو دس گناہ ثواب عطا کرتا ہوں، مزید یہ کہ میں ماہ شعبان کے بھی روزے رکھتا ہوں اور ماہ رمضان سے اس کو ملا دیتا ہوں اور یہ روزے پوری زندگی کے روزے بنتے ہیں اُس شخص نے کہا کہ اے سلمان کیا تو نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ تمام رات عبادت میں مشغول رہتا ہے جنابِ سلمان نے فرمایا: ہاں مگر جیسے تو قیاس کر رہا ہے ویسے نہیں۔ میں رسولؐ اللہ کا دوست ہوں اور میں نے اُن سے یہ سنا ہے کہ جو شخص باوضو سوتا ہے اُس نے گویا تمام رات عبادت میں گزاری اور میں ہمیشہ باوضو سوتا ہوں۔ اُس شخص نے کہا اے سلمان کیا تو نے یہ نہیں کہا کہ میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتا ہوں، جناب سلمان نے فرمایا: کیوں نہیں مگر جس طرح تو سوچ رہا ہے اس طرح نہیں میں نے اپنے دوست رسولؐ اللہ کو علیؑ سے کہتے سنا ہے کہ **"اے علیؑ تیری مثال اس**

امت میں قل ھو اللہ کی طرح ہے جو کوئی اسے ایک مرتبہ پڑھے گویا اس نے قرآن کا ایک ثالث پڑھا جو دو مرتبہ پڑھے اس نے دو تہائی قرآن پڑھا اور جو تین دفعہ پڑھے گویا اس نے تمام قرآن ختم کیا۔ اے ابو الحسنؑ جو شخص تمہیں زبان سے دوست رکھتا ہے اسے دو تہائی ایمان ملتا ہے اور جو شخص دل و زبان سے تمہیں دوست رکھے اور اپنے ہاتھوں سے تیری مدد کرے، اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔ اے علیؑ مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر حاملانِ زمین بھی تمہیں اسی طرح دوست رکھتے جس طرح عرش والے رکھتے ہیں تو خدا کسی کو جہنم میں نہ ڈالتا" جنابِ سلمان نے فرمایا: لٰہذا اے بندے میں (سلمان) ہر روز تین بار قل اللہ پڑھتا ہوں اور علیؑ کو ہر طرح سے دوست رکھتا ہوں۔

یہ سن کر اعتراض کرنے والا ایسے خاموش ہو گیا۔ جیسے اس کے منہ میں پتھر بھر گیا ہو۔

(امالی شیخ صدوق، صفحہ 42)